ابوالمعز مولانا عرفان الحق حقانی

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کے جانشین کا انتخاب
مولانا سمیع الحق اور مولانا سید شیر علی شاہؒ اور دیگر مشائخ حقانیہ کا نومنتخب امیر کی حمایت کا اعلان

امیر المؤمنین ملا محمد عمر کے سانحۂ ارتحال کی خبر

تحریک طالبان کے سابق امیر ملا محمد عمر مجاہد کی رحلت کے خبروں کے ساتھ ہی انکے نائب اور نئے امیر ملا منصور اختر کی انکی جگہ پر تقرر کا اعلان طالبان سپریم کونسل کی طرف سے پریس اور میڈیا کی زینت بنا۔ تاہم اسکے ساتھ ہی یہ چہ میگوئیاں بھی شروع ہوئیں۔ کہ نئے امیر کے بارے میں رہبری شوریٰ (سپریم کونسل) میں اختلافات ہیں۔کونسل کا ایک حصہ انہیں تاحال امیر ماننے پر آمادہ نہیں۔ سابق امیر امیر المومنین ملا محمد عمرؒ کی رحلت کی خبر اس وقت سامنے آئی جب احقر مولانا سمیع الحق صاحب کے ہمراہ سفر سوات (بحرین) میں تھا۔اس خبر نے حضرت عم مکرم پر بڑا سخت اثر ڈالا وہ نڈھال ہو کر ایک کمرے میں سکتہ کی کیفیت میں پڑے تھے۔ پوری دنیا کے دردمند مسلمانوں کی طرح مولانا صاحب کی بھی ملا عمر سے بڑی توقعات وابستہ تھیں کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ انکی سربراہی میں امریکی جیسی خونخوار قوت سے نجات دلائے گا اور افغانستان میں حقیقی اسلامی نظام کا جھنڈا بلند ہوگا۔اور پھر اسکے اثرات پورے عالم پر محیط ہونگے۔افغانستان سے نیٹو افواج کی واپسی امریکی شکست پر مہر تھی۔

مغرب کی چال

اتوار کے روز بحرین سے واپسی کے دوران نوائے وقت اور دی نیشن کے بعض صحافیوں نے مولانا صاحب سے فون پر طالبان کے نئے امیر پر اختلاف رائے سے متعلق سوالات کئے جس پر انہوں نے میرے ذریعے جواب دیتے ہوئے کوئی رائے دینے سے انکار کر دیا۔بعد میں مجھے فرمایا کہ یہ بھی مغرب کی چال ہے کہ کسی طرح ان میں پھوٹ اور رخنہ ڈال کر کمزور بنایا جائے۔ رات گئے سوا بارہ بجے ہم اکوڑہ خٹک پہنچے اگلی صبح پیر کے دن دارالعلوم کے انتظامی امور میں مولانا صاحب مصروف رہے اسی دوران طالبان کے اس دھڑے کا ایک نمائندہ جو نئے امیر پر متفق نہ تھا' آیا اور اپنے ساتھیوں کے متعلق کہا کہ ایک درجن سے زیادہ لوگوں کو اس فیصلے پر تردّد ہے۔اس سے اگلے

روز منگل کے روز دفتر اہتمام میں نئے امیر کے حامی رہبری شوریٰ کے رکن حافظ محبّ اللہ مولانا صاحب سے ملنے تشریف لائے جنہوں نے مولانا کے سامنے ساری صورت حال رکھتے ہوئے کہا کہ ارباب حل وعقد کا جم غفیر بجز چند ایک کو نکال کر ملا اختر منصور کی امارت پر متفق ہیں۔ مولانا صاحب نے گزشتہ روز کے نمائندہ کے بارے میں بتلاتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات میں امریکہ اور مغرب طالبان میں پھوٹ ڈالنے کے مواقع ڈھونڈ رہا ہے۔ بہتر یہی ہوگا کہ اس سلسلے میں کچھ علماء ثالث بن کر دوسرے مخالف دھڑے کو آمادہ کریں ورنہ خدانہ کرے ہم منزل سے دور ہو کر ملا عمرؒ کی روح کو مضطرب کر دینگے۔ اس موقع پر آپ نہایت درد میں ڈوبے نظر آ رہے تھے۔

مولانا شیر علی شاہؒ سے مذاکرہ

چونکہ اگلے روز دارالعلوم کے اسباق کی افتتاحی تقریب تھی لہٰذا انہوں نے مجھے کہا کہ مولانا شیر علی شاہ کی شرکت اس تقریب میں یقینی بنانے کیلئے آج مغرب کے بعد انکے پاس جائینگے۔ ادھر طالبان رہنماؤں سے بھی رات ملنے کا طے تھا مولانا کا وہاں جانے کا ان کو علم ہوا تو وہ بھی ان سے ملنے آئے۔ جس پر طالبان رہنماؤں نے بھی ان سے ملاقات اور یہ ساری صورت حال شیئر کرنے کا کہا مغرب کی نماز کے بعد احقر مولانا سمیع الحق کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ہمارے ساتھ مولانا راشد الحق اور حقانی گروپ کے مولانا عنایت اللہ بھی گاڑی میں سوار ہوئے۔ راستے میں طالبان نمائندگی کے ذمہ دار مولانا عبدالقدیر اور حافظ محبّ اللہ بھی دوسری گاڑی میں ساتھ ہو چلے۔ حضرت مولانا شیر علی شاہ کے ہاں پہنچے تو انکے داماد مولوی ضیاء الرحمان نے انکو اطلاع دینے کے بعد کہا کہ شیخ صاحب خود مسجد تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ باتیں کھلم کھلا عام مجلس میں کرنا بہتر نہیں گھر کے کسی کمرے میں بیٹھنا چاہیے۔ مولانا سمیع الحق اور دیگر ساتھیوں نے اسکی تائید کی۔ پھر معلوم ہوا کہ گھر میں اضیاف کی کثرت کی وجہ سے یہ ممکن نہیں۔ اس پر احقر نے مسجد کے اندرونی حال میں بیٹھنے کا عرض کیا جہاں اور کسی کو اندر آنے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس مجلس میں تھوڑی دیر بعد مولانا جلال الدین حقانی کے بھائی خلیل الرحمٰن حقانی، مولانا فیض اللہ، مولانا حفیظ اللہ، مولانا احمد اللہ، مولوی فیض اللہ بھی پہنچ گئے۔

مولانا شیر علی شاہؒ کو افتتاحی تقریب میں شرکت کی دعوت وترغیب

مولانا سمیع الحق نے شیخ شیر علی شاہ صاحب کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کل کے افتتاحی تقریب میں آپ کی شرکت لازمی ہے۔ اور فرمایا کہ جب آپ وہاں آئینگے تو نئے طلباء کو تعلیمی سال کے آغاز میں آپ کی موجودگی سے اطمینان ہوگا اور آپ کو روحانی تقویت ملے گی۔ شیخ صاحب نے اس پر فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ پر قربان جاؤں وہ فرماتے ہیں کہ رائے مبتلیٰ بہ کو اعتبار ہے میں اس وقت بھی سخت تکلیف کے ساتھ آپ کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ ورنہ

میری تمنا تو یہی ہے کہ درس حدیث دیتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کروں۔ مولانا صاحب نے پھر کہا کہ آدھ گھنٹہ کیلئے کیوں نہ ہو کل آنا ضروری ہے۔ بعد میں اسباق کے حوالے سے سوچا جائیگا۔ میں نے اس سلسلے میں مولانا صاحب کو پہلے مشورہ دیا تھا کہ سکائی پی اور یا آئی ایم او سے شیخ صاحب کے درس کا انتظام کر دینگے جس سے انہیں آنے جانے کی زحمت سے نجات مل جائیگی۔ اس موقع پر بھی میں نے اس منصوبے کا ذکر کیا۔

شوریٰ رہبری (سپریم کونسل) کا فیصلہ

اسکے بعد طالبان امیر کے بارے میں موجودہ صورت حال مولانا سمیع الحق نے شیخ شیر علی شاہ صاحب کو سنائی، شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو جنرل حمید گل کے پوچھنے پر کہ آپکی (مولانا شیر علی شاہ صاحب) رائے کیا ہے، کچھ دن پہلے ایک خبر جاری کی ہے، جسے انہوں نے منگوا کر حاضرین کے سامنے مجھے تھما کر سنانے کا حکم دیا۔ مولانا عبدالکبیر اور مولانا احمد اللہ نانے نے اس مجلس کے دوران کہا کہ تمام شرعی قواعد کو ملحوظ رکھ کر نئے امیر کا انتخاب کیا گیا ہے۔ شوریٰ رہبری کی اکثریت اس پر متفق ہے۔ ارباب حل وعقد نے کئی دنوں تک رات کے دو دو بجے تک اس پر مباحثہ کیا۔ اسی طرح ملا عمرؒ کی رحلت کی اطلاع کے بعد جو افراد وہاں موجود تھے۔ شیخ عبدالحکیم، مولانا عبدالسلام، جناب ذاکر صاحب، مولوی ہیبت اللہ صاحب، مولانا امیر خان حقانی، عبدالمنان، مولانا نور محمد ثاقب اور انکے قاصدین ان لوگوں نے ملا منصور کی بیعت کی۔ حکمت کی بنا پر اس وقت اسے ظاہر نہ کیا گیا۔ ملا اختر منصور رہبری کمیشن کے فیصلے میں اس وقت خود موجود نہ تھے جب انہوں نے ان پر مکمل طور پر اتفاق کیا۔ بعد میں امیر صاحب نے مولوی ہیبت اللہ کو اور خلیفہ سراج الدین کو اپنا معاون مقرر کیا۔ جبکہ ملا محمد یعقوب فرزند ملا محمد عمر مجاہد کو نظامی کمیشن کا مسؤل اور انکے بھائی عبدالمنان کو دعوت وارشاد کے شعبے کا مسؤل ٹھہرایا۔ حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے پوچھا کہ کون سے حضرات نئے امیر کے بارے میں متردد ہیں۔ جس پر انہیں بتایا گیا کہ مولانا عبدالجلیل، ملا محمد حسن رحمانی، مولانا مسلم حقانی، عبدالرحمٰن زاہد وغیرہ۔ شیخ صاحب نے اس پر کہا کہ مولانا عبدالجلیل اور رحمانی کو مجھ پر چھوڑ دو وہ انشاء اللہ میری بات مان جائینگے۔ اس مجلس میں مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ کل کے حقانیہ کے افتتاحی تقریب میں ہم صرف امیر المومنین کے لیے ایصال ثواب کر دینگے۔ جبکہ نئے امیر کی تائید وتوثیق کا اعلان فی الحال نہیں کرینگے تاکہ ہمیں انہیں منانے میں آسانی ہو۔ اگرچہ انکی امارت ہمارے نزدیک مسلّم اور برحق ہے تاہم اس طرح خدا نہ کرے مخالف گروہ طالبان سے مزید دور نہ ہو جائے۔ فریق ثانی کو ملانے کیلئے ثالثی کا کردار میں اور مولانا شیر علی شاہ ہی نبھا سکتے ہیں۔

نومنتخب امیر کی حمایت کا فیصلہ

شیخ صاحب نے بھی اس کی تائید وتوثیق کی۔ تاہم پھر کچھ دلائل کے ساتھ مولوی عبدالکبیر اور مولانا احمد

اللہ اور مولانا حفیظ اللہ نے کہا کہ کل حقانیہ میں اگر نئے امیر کی تائید فوری نہ ہو تو یہ مناسب نہیں ہوگا، فتنہ گر فساد پھیلا نہ دیں۔ نئے امیر کے حق میں اعلان آنا چاہیے۔ ہزاروں لوگ ایک ایک مجلس میں بیعت ہوتے جارہے ہیں۔ جیسے مولانا عبدالغنی کے مدرسہ چمن بلوچستان میں انکے فرزند مولانا یوسف کے ہاں تقریباً بیس ہزار افراد نے اسی طرح گزشتہ دنوں زرگری میں مولانا عبدالستار مرحوم کے جنازہ کے موقعہ پر اندازاً ساٹھ ہزار افراد بیعت ہوئے۔ جس پر مولانا شیر علی شاہ اور مولانا سمیع الحق کو شرح صدر ہوگیا، پہلے مولانا شیر علی شاہ نے مولانا سمیع الحق کو مخاطب کر کے کہا کہ مولانا آپ کو اپنی اور حقانیہ کی آواز کی اہمیت کا اندازہ نہیں۔ یہاں سے ملا منصور کی تائید ہوگی تو مخالفین جو چند ایک ہیں وہ بھی جلد ہی آمادہ ہو جائینگے۔ اسی دوران ایک صاحب نے موبائل پر مولانا نور محمد ثاقب حقانی کو آپ سے ملایا جو اس مجلس میں بیماری اور سخت تھکان کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا انکے ساتھ گفتگو کے دوران مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ کل نئے امیر کے بارے میں تائید انشاء اللہ حقانیہ سے پوری زور وشور سے ہوگی اور اب میرا شرح صدر ہوگیا ہے۔ مولانا خلیل حقانی نے اس پر خوش ہو کر نعرہ تکبیر لگایا اس گفتگو کے دوران پونے دو گھنٹہ صرف ہوئے مسجد میں عمومی باجماعت نماز بیرون صحن ادا کی جا چکی تھی۔ ساڑھے دس بجے ہم سب نے جماعت ثانیہ سے نماز ادا کی۔

نومنتخب امیر کی حمایت میں مولانا سمیع الحق کا مدلل خطاب

دوسرے روز جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث میں جامعہ کے اکابر اساتذہ ومشائخ سمیت طالبان کے رہبری شوریٰ کے اکثر ارکان، قائدین اور زعماء کی موجودگی میں شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق نے افتتاحِ بخاری کی تقریب میں صحیح بخاری کے درس کا آغاز کرتے ہوئے امیر کے تقرر کی تائید وتصویب کی اور ان کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتے ہوئے تفصیلی خطاب فرمایا

مولانا جلال الدین حقانی کا تذکرہ

مولانا جلال الدین حقانی اگر جہاد نہ کرتے تو آج تک روس کا تسلط قائم رہتا۔ مولانا جلال الدین حقانی بھی مدرسہ حقانیہ کے فاضل اور شیخ الحدیث کے معتمد ترین شاگرد ہیں حتی کہ شیخ الحدیث کی امامت بھی کرتے تھے۔ اتنا قرب تھا کہ پھر یہاں مدرسہ میں مدرس تقرر کیا۔ محبوب ترین اور مخلص ترین شاگردوں میں سے تھے یہاں وہ معقولات کی کتابیں پڑھاتے تھے جب روس نے افغانستان پر تسلط قائم کیا تو شیخ الحدیث نے ان سے کہا اب سبق چھوڑ دو، جاؤ افغانستان میں جہاد کرو اب جہاد کا وقت ہے، کچھ وسائل بھی نہیں تھے بے سروسامانی کے عالم میں لڑے، ایک مرتبہ جلال الدین حقانی یہاں دارالعلوم میں دورانِ بیان رو رہے تھے کہ میں نے یہ جہاد شیخ

الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی برکت سے سیکھا اور ان کی ایماء پر ہم نے جہاد کا آغاز کیا تھا اور شیخ الحدیث رو رہے تھے کہ مجھے کیا پتہ کہ میرے شاگرد پڑھنے پڑھانے کے ساتھ ساتھ عملی جہاد میں بھی شریک ہونگے۔ میں تو بس یہی سمجھ رہا تھا کہ طلبہ صرف پڑھتے ہیں پھر پڑھائینگے لیکن اللہ کو منظور تھا کہ طالب علم کے ایک ہاتھ میں تلوار ہے تو دوسری میں قلم وکتاب، سٹینگر میزائل یہ بھی طلبہ چلاتے تھے اور اللہ اکبر اور ایمان کے جذبہ سے سرشار ہوکر روس کو شکست دی۔ بوتل میں تیزاب ڈال کر روسی ٹینک کے اندر پھینک دیتے اور زبردست دھماکہ ہوجاتا اور روسی ٹینک ایک بوتل پھٹ جانے سے تباہ ہوجاتے کبھی کبھار بڑے بڑے کانوائے ناکارہ کردیئے جاتے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ عصر کے وقت اپنی مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے تو مجاہدین بشمول مولانا جلال الدین حقانی آکر ان سے شکایت کرتے کہ ہم تو لڑتے ہیں لیکن اسلحہ نہیں ہے۔ گولی نہیں، بندوق نہیں تو شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ان کو فرماتے تھے کہ آپ لوگوں نے بخاری کی وہ حدیث نہیں پڑھی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تو وشاھت الوجوہ کہہ کر پھینک دیتے تو سارے کفار اندھے ہوجاتے، کچھ عرصہ بعد پھر مولانا جلال الدین حقانی تشریف لائے تو کہنے لگے کہ ایک کانوائے آرہا تھا ملاکنڈ کی پہاڑوں کی طرح ایک پہاڑ میں تو ہم اللہ سے دعا مانگتے ہوئے روئے اور وشاھت الوجوہ کہہ کر ٹینکوں پر ریت، مٹی اور کنکریاں دے ماریں تو ٹینک تباہ ہوگئے اور ساری کانوائے گر پڑی۔

روس کی طرح امریکہ بھی ذلیل ہوگا

روس ذلیل ہوکر افغانستان سے نکلا پھر امریکہ آیا اور اُس نے بھی وہ کام کردیا جو روسی کر رہے تھے اور اپنا تسلط قائم کیا۔ انشاء اللہ وہ بھی ذلیل ہوگا۔ تو اس وقت کے حکمرانوں کو تو چھوڑ دو اپنے جہادی لیڈروں کو بھی اللہ نے ذلیل کردیا۔ ڈاکٹروں اور انجینئروں نے اپنی جہادی قربانی پر پانی پھیر دیا۔ تو اپنی عاقبت اور انجام کو خراب کردیا پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس طلبہ نے امیر المومنین کی شکل میں آکر میدان جہاد کو سنبھالا۔ ملا عمر پر اللہ رحم کرے، میرے نزدیک وہ خالد بن ولید، صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی، سید احمد شہید، سلطان ٹیپو کے درجوں پر فائز ہیں اور اسی مقام کے حامل ہیں۔ جلال الدین حقانی بھی میرے نزدیک اس مرتبے پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی عمر میں برکت عطا فرمائے اللہ انہیں سلامت رکھے۔

امیر المؤمنین سے ملاقات

ایک مرتبہ ہم پاکستان کے بڑے مشائخ اور سرکردہ صحافیوں سمیت درجنوں افراد پر مشتمل ایک وفد کی صورت میں قندھار میں اُن سے ملاقات کرنے گئے اللہ ان کو درجارت بلند عطا فرمائے۔ تو وہ صبح سویرے خود آئے۔

مولانا انوارالحق، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا راشدالحق اور مولانا حامدالحق یہ سب ہمارے ساتھ موجود تھے۔ کسی منتظم نے آکر کہا کہ صرف دو تین افراد سے ملاقات کی گنجائش ہے۔لیکن میں نے کہا کہ نہیں سب نے ملنا ہے تو وہ میرا لحاظ رکھتے ہوئے شفقت فرمائی تو ایک ہی مجلس میں سب سے ملاقات کو تیار ہوئے۔ہم سب نے تقریریں کیں، مولانا عبدالقیوم حقانی ملا عمر کی اردو میں ترجمانی کرتے تھے۔ اس وقت میری زبان سے نکلا کہ ملا عمر ان حالات میں اللہ کا منتخب شدہ لیڈر ہے۔تو میری اس بات پر ان صحافیوں نے خصوصاً عرفان صدیقی صاحب نے مذاق اُڑایا اور مجھ سے پوچھا کہ اس کو اللہ نے کیسے منتخب کیا؟ تو میں نے جواب میں کہا کہ اللہ نے اس طرح منتخب کیا ہے کہ انہوں نے جہاد میں زندگی گزار دی لیکن اس کا نام ونشان معلوم نہ تھا اور اس کے برعکس مجددی، ربانی، حکمتیار، سیاف بڑے بڑے لیڈر موجود تھے لیکن وہ افغانستان کو امن کا گہوارہ نہ بنا سکے۔ اس کے برعکس افغانستان میں مزید انارکی اور فساد پھیلا دیا۔ یہ لیڈر سب خس وخشاک ہو گئے لیکن ملا عمر ایک غار سے نکلا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور اچانک امن قائم ہوا۔بغیر کسی لڑائی جھگڑے، بغیر اسلحہ اُٹھائے اس نے افغانستان کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔وہ جس گاؤں میں اور محلّہ میں گیا لوگوں نے ازخود اسلحہ سونپ دیا۔افغانستان کے مسخر کرنے میں طالبان نے نہ گولی چلائی نہ کسی کو مروایا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے بلکہ یہ امن اس کے نعرے کے تاثیر سے قائم ہوا۔وہ جہاں بھی گیا سارے لوگ مسخر ہو گئے اور وہ سب کچھ ان پر نچھاور کر دیتے تھے یہ خدائی نعمت ہے کہ لنڈی کوتل کے اُس پار کوئی اپنی بیٹی، اپنی بہن، اپنی بیوی نہیں لے جا سکتے تھے۔ ان ظالموں نے پھاٹک لگائے ہوئے تھے۔ بس سے لڑکیوں کو اتار لیتے تھے ان کے باپ انہیں کہتے کہ ان کے ساتھ نکاح تو کر لو لیکن یہ ظالم کہتے تھے کہ نہیں ہم زنا پر خوش ہیں۔لوگوں کی ماں بہن کی عصمت دری سے باز نہیں آتے تھے۔

مردِ قلندر کا نعرۂ مستانہ

ملا عمر سے مزید برداشت نہ ہو سکی اور میدان میں کود پڑے اور یہ جو کہتے ہیں کہ ملا عمر کے پشت پر امریکہ تھا، پیپلز پارٹی تھی، اور حکومت پاکستان تھی' یہ سب جھوٹے ہیں جو جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ان کی پشت پر کوئی بھی نہ تھا۔نہ پاکستان، نہ عالم اسلام کی کوئی حکومت۔ یہ ایک مرد قلندر تھا بغیر فوج اور فورس کے اور بغیر تھانہ نظام کے ایک ایسا نظام قائم کیا کہ ان کی ایک ہی آواز پر لوگ لبیک کہتے تھے۔۳ یا ۴ حدیں قائم کر دیں اور ایسا امن قائم ہوا، کہ لوگ کروڑوں ڈالر لے کر پھرتے تھے کوئی اسے بری نظر سے نہیں دیکھ سکتا تھا، ان طالبان کی حکومت کو کون برداشت کر سکتا تھا کہ اس کے ایک ہی حکم سے منشیات کا خاتمہ ہو گیا۔آج تمام یورپ منشیات کی لعنت میں گرفتار ہے۔ اسکی روک تھام کیلئے وہ کروڑوں ڈالر لگا رہے ہیں لیکن بند نہیں کر سکتے، اسکی سمگلنگ ختم نہیں کر سکتے۔ اسکا سرچشمہ اور مرکز افغانستان تھا تمام دنیا کو سپلائی افغانستان سے ہوتی تھی۔لیکن ملا محمد عمر کی ایک ہی آواز سے وہ سب ختم ہو گیا اور ایک

ہی آواز سے شراب کو بھی بند کر دیا۔ پردے کا حکم جاری کیا تو عورتیں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئیں۔ یہ نمونہ طالبان ہی نے قائم کیا۔ ملا عمر کا مقصد عظیم یہ تھا کہ اسلامی نظام اس ملک میں قائم ہو جائے۔ تیس (۳۰) سال سے لوگوں نے قربانیاں حصول دنیا کیلئے نہیں اللہ کے نظام کے نفاذ کیلئے دی ہیں۔

امریکہ نے طالبان کی مخالفت کیوں کی؟

امریکہ مخالف کیوں ہوا؟ اس وجہ سے نہیں کہ وہ طالبان کی دشمن تھا نہیں بلکہ اس وجہ سے دشمنی پیدا ہوئی کہ طالبان سچے لوگ ہیں اور اسلام کا نظام نافذ کر رہے ہیں۔ ایک ہی اعلان سے امن قائم کیا ہمارے ملک میں کیا حالت ہے۔ ہم کروڑوں روپے لگا رہے ہیں لیکن امن قائم نہیں کر سکتے۔ امن کی بحالی کیلئے ملک کو عذاب میں ڈالا ہوا ہے۔ وہ امن کے نام پر بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ کیونکہ امن قائم کرنے کے طریقے غلط ہیں اور طالبان نے ایک ہی اعلان سے امن قائم کیا۔ یہ اسلام اور خانہ کعبہ کے اثرات ہیں۔

الَّذِیٓ اَطۡعَمَھُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّاٰمَنَھُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ (قریش:٤) خانہ کعبہ سے ان کی نسبت پیدا ہوگئی تو امن آیا۔

وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا(البقرۃ:١٢٥) اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِھِمۡ اَفَبِالۡبَاطِلِ یُؤۡمِنُوۡنَ وَ بِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ یَکۡفُرُوۡنَ (العنکبوت:٦٧)

یہ دہشت گردی اور یہ بم دھماکے وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ ہیں۔ تمام دنیا اس میں مبتلا ہے طالبان نے ایسی حکومت قائم کی کہ اس میں امن تھا اسکی شان وشوکت تھی۔

ملا محمد عمر مجاہدؒ نے عملی نمونہ پیش کیا

ملا عمر زمین پر بیٹھتے کوئی اُسے نہ پہچانتا تھا کہ اس میں امیر کون ہے؟ صدر ایوان صدر میں بیٹھا تھا ہمارے کچھ مہمان گئے مولانا احسان اللہ شہید کے میزبانی اور صدارت میں جن میں مولانا فضل الرحیم اشرفی، مولانا انوار الحق اور مولانا زاہد الراشدی اور مولانا عرفان الحق شامل تھے۔ صدر نے روٹی لانے کیلئے آدمی بازار بھیجے لیکن بازار میں روٹی ختم ہوگئی تھی۔ تو صدر نے کہا کہ کل رات والی روٹی نہیں ہے کیا؟ وہ لاؤ اور پانی میں اس کو نرم کر دو تو مہمانوں کی خاطر مدارات اس سے کی۔ امیر المومنین نے دنیا کو عملی نمونہ پیش کر کے دیا۔ ملا محمد عمر اپنی طبعی موت سے انتقال کر چکے ہیں۔ وہ اللہ کی تلوار تھے۔ خالد بن ولید شہادت کیلئے تڑپتے تھے ساری عمر جہاد میں گزاری، ہر جہاد میں شرکت کر کے قربانیاں پیش کرتے تھے اور شہادت کیلئے روتے تھے۔ ہر میدان جہاد میں آگے آگے تھے سارا جسم زخم زخم اور داغ داغ تھا لیکن شہادت نصیب نہیں ہوئی۔ اللہ دکھاتا تھا کہ یہ سیف من سیوف اللہ ہیں تو اللہ نے اپنی تلوار کو کفار کے ہاتھ سے قتل اور شہادت سے بچایا۔

مولانا جلال الدین حقانی کا مقام

مولانا جلال الدین حقانی بھی سیف من سیوف اللّٰہ ہیں، بڑے مقام کے حامل ہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ سے عہد کیا تھا کہ میں آپکی نمائندگی جہاد میں کرتا ہوں تو شیخ الحدیث اسے کہتے تھے کہ آپ میرے جانشین فی الجہاد ہے۔ اس نے کیسے حق ادا کیا گھر کے گیارہ افراد ایک خاتون چار نوجوان جگر گوشے اور اکلوتے بیٹے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے۔ ڈاکٹر نصیر الدین حقانی کو اسلام آباد میں شہید کر دیا گیا۔ اور اس دن مولانا جلال الدین حقانی کا فیس بک پر ایک میسج چلا تھا کہ میں اللہ کا بہت شاکر وصابر ہوں جس نے میرے ساتھ آکر تعزیت کرنی ہے تو وہ میرے لیے شہادت کی دعا کرے۔ صحابہ کرامؓ کے بعد ایک ایسی ہستی بھی روئے زمین پر پائی جاتی ہے۔ بہت سی قربانیاں دیئے زخم سہنے سے ٹوٹا پھوٹا بدن، ڈرون حملوں میں اپنوں کی شہادتوں کے باوجود پھر بھی جہاد میں شہادت کی تمنا کرتے ہیں، اللہ ان کی قربانیاں ضائع نہیں کریں گے۔

ایک بڑا چیلنج، دشمنوں اور منافقوں کے سازشوں سے بچنے کیلئے فراستِ صحابہؓ کی ضرورت

اب ایسا بڑا چیلنج درپیش ہے نازک حالات ہیں کہ امارت اسلامی کی قوت اور مجاہدین کی صفوف میں اللہ اتفاق واتحاد قائم ودائم رکھے۔ انتشار کی باتیں بعض لوگ کرتے ہیں اور یہ باتیں ہر دور میں ہوتی رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد بھی کچھ اس طرح کے حالات آئے تھے۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں لوگ اسلام کے حصار کو توڑنے کے درپے تھے۔ لیکن ابوبکر صدیقؓ کی فراست نے حالات کو کنٹرول کر دیا۔ اب بھی عبداللہ ابن ابی کی اولاد مجاہدین کے صفوف میں انتشار کی باتیں پھیلا رہے ہیں۔ تفریق ڈال رہے ہیں۔ ملا صاحب نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح زندگی گزار دی۔ اپنے وفات کے بعد امارت کا مسئلہ شوریٰ پر چھوڑ دیا کسی کو نامزد نہیں کیا۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ میرا یہ بھائی ہے، بیٹا ہے بلکہ سب اختیار شوریٰ کو دیا اور خود بھی شوریٰ کے مشورے پر عمل کرتے تھے۔ تو شوریٰ اس وقت کوشش میں ہے کہ یہ اختلاف ختم ہو جائے۔ اگر یہ اختلاف فوری طور پر ختم نہ کیا جائے تو ہماری ساری جدوجہد اور قربانیاں ضائع ہو جائینگی اور فائدہ امریکہ کو ہوگا اور کفار کامیاب ہونگے۔ امریکی میڈیا اس کوشش میں ہے کہ اس بات کو ہوا دی جائے۔ اب ایسے حالات میں شوریٰ اتفاق کیلئے کوشش کرتی ہے تاکہ کوئی تفریق نہ ڈالی جائے۔ الحمدللہ سب اہلِ شوریٰ بھرپور ممکن کوشش کرتے ہیں۔

امیر کی اطاعت لازم ہے

ہمارے حقانی صاحب کے برخوردار سراج الدین حقانی (خلیفہ صاحب) یہ بھی حقانیہ کے ایک گونہ فاضل ہیں، اس نے حفظ یہاں دارالحفظ میں مکمل کیا۔ وہ اس کوشش میں ہے اور اس کے دوسرے معاونین نے بھی انتظام

صحیح طریقے سے کر رکھا ہے اور یہ تمام صوبوں میں جاتے ہیں اور ہر جگہ لوگ بیعت کرتے ہیں اور شوریٰ کے ساتھی پانچ دن سے رائے لے رہے ہیں۔ ہمارے لیے سب قابل احترام ہیں اور ہم سب کے سامنے جھولی پھیلاتے ہیں۔ جو مخالفین ہیں اس کے سامنے بھی منتیں کرینگے ۔ اس خدشے کی خاطر اس جھگڑے میں نہ پڑو اور یہ جھگڑا چھوڑ دو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ آپ پر فلاں حبشی غلام جس کی شکل وشباہت بلی کے بچے کی طرح ہے جب ایسا شخص آپ پر امیر مقرر ہو جائے تب بھی آپ پر اس کی اطاعت لازم ہے۔ اطاعت سے انحراف سارے میدان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ چالیس سال کی قربانی ضائع ہو جائے گی اور طویل جہاد کو بچانا ہم سب کا فریضہ ہے ورنہ امریکہ خوش ہوگا اور یہ فتح شکست میں تبدیل ہو جائے گی۔ پھر یہ نیٹو وغیرہ نہیں نکلیں گے۔

دارالعلوم حقانیہ سب کی مادرِ علمی ہے

ہم نے سب حالات پر غور کیا ہم سب کا احترام کرینگے ہمارے لیے سب قابل اعزاز ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے جہاد کیا ہے اور قربانی دی ہے۔ تو ہم یہ کوشش کرینگے کہ یہ اختلاف جلد ختم ہو جائے یہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ ان سب کا مرکز ہے اور یہ مشائخ انکے اساتذہ ہیں اس لیے ایک اٹل فیصلے کی ضرورت ہے ہم کل رات بجے تک ان عمائدین کیساتھ مشورے کرتے رہے ۔ ہم ہر لحاظ سے ضروری جانتے ہیں اور ہم سب اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ آپ سارے اور ہم سب ملا اختر منصور کی قیادت پر متفق ہیں، آپ سب بھی متفق ہیں۔ سب نے نعرۂ تکبیر کے گونج میں اتفاق کیا) ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ یہ اعلان کر دیا جائے اور پورے عالم میں چلائے تو فائدہ ہوگا اور جن عمائدین کو اس سے اختلاف ہے تو ہم ان کے تمام خدشات دور کرنے کیلئے حتی الوسع کوشش کرینگے کہ ان کے تمام خدشات، شکوک وشبہات ختم ہو جائیں۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنا اختلاف ختم کر دیں۔ ان کے جو بھی مطالبے ہوں میں انکا ذمہ دار ہوں وہ ہم حل کرینگے۔ اب بھی ان کو عہدے اور ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ ملا صاحب کے صاحبزادے اور دیگر ذمہ داروں کو عہدے سونپ دیے گئے۔ اگر یہ اختلاف باقی رہا تو رفتہ رفتہ یہ اختلافات بڑھتے جائینگے اور مزید مشکلات پیدا ہو جائیں گی اور ہم ہزار قدم پیچھے چلے جائینگے ......

ع یک لحظہ غافل مے شوم صد سالہ راہم دور شد

مولانا شیر علی شاہ صاحب بھی اس پر بات کرینگے اللہ آپ سب کی یہاں تشریف آوری قبول فرمائیں۔

اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہؒ نے مولانا سمیع الحق کی تائید وحمایت میں بھرپور خطاب فرمایا۔ نومنتخب امیر کو مبارکباد دی اور پوری اُمت کو ان کی امارت پر متفق رہنے کی درخواست کی اور اختتامی دُعا فرمائی۔